سب سے بڑا کبیرہ گناہ "شرک"

دم اور تعویذ کی شرعی حیثیت



شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہی ہمارے معبود، خالق، مالک، مختارِ کل، مشکل کشا اور حاجت روا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ نہ کوئی ہمارا خالق ہے، نہ مالک ہے، نہ معبود و مسجود ہے نہ رازق و مختار ہے نہ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔

شرک کسے کہتے ہیں؟:

اللہ تعالیٰ کی ذات میں یا اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا جو صفت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص اور مقرر ہے۔

مشرک اللہ پر بہتان باندھتا ہے:

وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا ﴿۴۸﴾

سورۃ النساء، رقم الآیۃ:48

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔

شرک ناقابل معافی جرم:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ﴿۱۱۶﴾

سورۃ النساء، رقم الآیۃ:116

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے اور اس کے علاوہ جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو چاہیں گے معاف فرما دیں گے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو پکی بات ہے کہ وہ بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

جنت حرام؛ جہنم واجب:

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ

وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾

سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ:72

ترجمہ: بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہراتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔

مشرک کے اعمال بے کار:

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ فِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

سورۃ التوبۃ، رقم الآیۃ:17

ترجمہ: یہی (مشرک) لوگ ہیں، ان کے اعمال بے کار اور رائیگاں ہو گئے اور یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگ میں رہیں گے۔

مشرک ناپاک ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

سورۃ التوبہ، رقم الآیۃ:28

ترجمہ: یقیناً اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے ناپاک ہیں۔

مشرک کی کوئی حیثیت نہیں:

وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

سورۃ الحج، رقم الآیۃ:31

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا، اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں گے یا ہوا اسے دور دراز کی جگہ جا کر پھینک دے گی۔

شرک بہت بڑا ظلم ہے:

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

سورۃ لقمان، رقم الآیۃ: 13

ترجمہ: یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

شرک فی الصفات:

بعض لوگ اللہ کی ذات میں تو کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے یعنی شرک فی الذات سے بچتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں مثلاً: روزی دینا، اولاد دینا، پریشانیوں کو دور کرنا، خوشیاں دینا، نفع اور نقصان دینا یہ ایسے کام ہیں جن کا مالک صرف اور صرف اللہ رب العزت ہے۔ اللہ کے ماسواء کسی کو بھی خواہ وہ ولی ہو یا نبی ہو، انسان ہو یا فرشتہ ہو، جاندار یا غیر جاندار، زندہ ہو یا مردہ الغرض کسی کو بھی یہ قدرت اور اختیار نہیں کہ وہ روزی دے، اولاد دے، نفع پہنچائے یا نقصان سے بچائے، پریشانیوں کو دور کرے یا خوشیاں عطا کرے۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا:

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن میں رکھ لیجیے کہ اسباب کو اختیار کیے بغیر مدد کرنا یہ اللہ رب العزت کا خاصہ ہے اگر کوئی انسان اللہ کے ماسواء کسی اور سے

اس درجے کی مدد مانگتا ہے تو وہ توحید کی حقیقت سے غافل ہے۔

اور اگر ایسے کاموں میں مدد مانگتا ہے جو بندے کی طاقت میں داخل ہیں اور اسباب اختیار کرنے سے پورے ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں کسی سے مدد مانگنا شرک نہیں ہو گا۔ جیسے کسی بھوکے، پیاسے کو کھلا پلا کر اس کی مدد کرنا، کسی مریض کو دوائی دے کر اس کے مرض کو دور کرنے میں مدد کرنا وغیرہ۔

دم اور تعویذ جائز ہیں:

دم اور تعویذ بطور علاج جائز ہیں، بعض لوگ تعویذ ہی کو نفع یا نقصان کا مالک سمجھ لیتے ہیں جو کہ کسی صورت درست نہیں۔ نفع دینے اور نقصان سے بچانے میں اصل ذات اللہ تعالیٰ ہی کی ہے لیکن اللہ رب العزت نے جیسے بعض دوائیوں میں بعض بیماریوں کا علاج رکھ دیا ہے اور اسے اسباب میں داخل فرما دیا ہے اسی طرح بعض کلمات کو بعض بیماریوں کا علاج بنا دیا ہے اور اسے بھی اسباب میں داخل فرما دیا ہے۔

دم میں شرکیہ باتیں نہ ہوں:

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ! كَيْفَ تَرٰى فِي ذَلِكَ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، لاَ بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 5783

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت دم تعویذ وغیرہ کرتے تھے اس کے بارے ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ کلمات دکھلاؤ جن سے تم دم اور تعویذ کیا کرتے تھے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دم اور تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہاں اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ اس میں شرکیہ باتیں درج نہ ہوں۔

حدیث مبارک سے دم کرنے کا ثبوت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ. فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ، أَوْ مُصَابٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ. فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. فَبَرَأَ الرَّجُلُ. فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ. فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا. وَقَالَ: حَتَّى أَذْكُرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللَّهِ مَا رَقَيْتُ إِلاَّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا مِنْهُمْ، وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:5784

ترجمہ: حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جماعت ایک علاقے سے گزر رہی تھی، اس علاقے والوں سے کہا کہ ہم مسافر لوگ ہیں ہمیں مہمان بنالو تو انہوں نے مہمان بنانے سے انکار کیا۔ (اللہ تعالیٰ کی شان ہے جنہوں نے انکار کیا اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا یا کوئی بیماری لگ گئی جو علاج معالجہ ان کے پاس اس دور میں تھا

کیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں کو ہم نے مہمان بنانے سے انکار کیا ان سے پوچھو شاید ان کے پاس کوئی علاج ہو؟) وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس آئے اور سارا معاملہ کہہ ڈالا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا یا یوں کہا کہ ہمارے سردار کو کوئی بیماری لگ گئی ہے ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ لوگوں میں سے کوئی بندہ علاج کر سکتا ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں! میرے پاس دَم موجود ہے میں اس کا علاج کروں گا، وہ وہاں چلے گئے سورۃ فاتحہ پڑھی اور سردار پر پھونک ماری، اللہ تعالیٰ نے سردار کو شفا عطا فرما دی۔ اس پر اُن لوگوں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کو (تقریباً تیس) بکریوں کا ریوڑ دیا جسے اس صحابی نے فوراً اپنے کام میں لانے سے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ جب تک میں اس بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں اس وقت تک استعمال میں نہیں لاؤں گا۔ وہ صحابی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو سارا ماجرا سنایا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور (اس عمل کی تائید کرتے ہوئے ازراہ محبت) فرمایا: آپ کو کیسے پتہ چلا کہ سورۃ فاتحہ بطور دم بھی پڑھی جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ ان بکریوں کو لے لو (یعنی اپنے استعمال میں لاؤ) اور ہاں ان میں میرا حصہ بھی رکھنا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب صحیح البخاری میں کتاب الاجارہ کے تحت ذکر کیا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دم اور تعویذ پر اجرت لینا بھی درست ہے۔

جس طرح بعض مرتبہ دوائی اور طریقہ علاج بے اثر ہو جاتا ہے اسی

طرح بعض مرتبہ دم اور تعویذ سے بھی کام پورا نہیں ہوتا۔

دم اور تعویذ کا فائدہ تقدیر کے مطابق ہوتا ہے:

عَنْ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 1991

ترجمہ: حضرت ابو خزامہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! تعویذ، دوائی اور ڈھال کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چیزوں سے جو فائدہ پہنچتا ہے وہ بھی تقدیر میں لکھے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ بطور علاج دم اور تعویذ درست ہیں جیسا کہ دوائی کو بطور علاج کے استعمال کرنا درست ہے۔ بعض لوگ اسے بھی حرام یا شرک کہہ دیتے ہیں جو کسی طرح بھی درست نہیں۔

چند کبیرہ گناہ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ (ثُمَّ أَنْ) تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا

يَقۡتُلُونَ النَّفۡسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا يَزۡنُونَ]

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 4761

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے ہی تجھے پیدا فرمایا ہے۔ پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو جائے گا۔ پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا (بدکاری) کرے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی تصدیق کے لیے قرآن کریم (سورۃ الفرقان) کی یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ لَا يَدۡعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقۡتُلُونَ النَّفۡسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا يَزۡنُونَ۔

اللہ تعالیٰ کے مومن مخلص بندوں میں صرف وہی لوگ ہی شامل ہو سکتے ہیں جن کے عقائد درست، اعمال مسنون اور اخلاق اچھے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام والی زندگی اور ایمان والی موت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 7 دسمبر، 2020ء